علم وفضل کی دنیا

کرسی نہیں تو پانی کا مٹکا

مولانا سمیع الحق استاد دارالعلوم حقانیہ

ریاستہائے متحدہ آگرہ واودھ کے انگریز گورنر نے حضرت شیخ فضل الرحمان گنج مرادآبادی کی خدمت میں حاضری کی خواہش ظاہر کی۔ اس ارادہ کی اطلاع پھیلتے پھیلتے حضرت کے قصبہ گنج مرادآباد پہنچی۔ یہ اس دور کی بات ہے جب ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی کو سختی سے کچلا گیا تھا۔ اور انگریز کے دبدبہ اور ہیبت سے رعایا ہر وقت لرزاں و ترساں رہتی۔ ایسے وقت میں ایک انگریز گورنر کی آمد کی خبر سے گنج مرادآباد میں ہلچل مچ جانا لازمی بات تھی۔ گاؤں کی پوری آبادی گورنر کے استقبال وغیرہ کی تیاریوں میں لگ گئی ادھر مریدوں کو یہ فکر دامنگیر ہوا کہ خانقاہ شیخ میں نہ تو کوئی کرسی ہے نہ ڈسک جبکہ گورنر اسکے بغیر بیٹھ نہیں سکے گا۔ شیخ جو ابھی تک اس ہنگامہ سے بے خبر یادِ الٰہی میں محو تھے اس تگ و دو کی وجہ دریافت فرمانے لگے۔ جواب میں کہا گیا کہ ولایات متحدہ کے گورنر حضرت سے ملنے آرہے ہیں اور یہاں اسکے شایان ایک کرسی تک نہیں۔ شیخ نے اس خبر کو حقیر اور معمولی سمجھتے ہوئے لوگوں کے اس اہتمام اور دوڑ دھوپ پر سخت ناگواری ظاہر کی۔ اب شیخ نے چاہا کہ ان کو اربابِ دنیا کی حقارت اور آخرت کی عظمت کا ایک ناقابلِ فراموش درس دیں اور انہیں یہ بتلادیں کہ اہلِ دین کی نظروں میں دنیاوی اقتدار اور شوکت وسطوت ہیچ ہے۔ اور ایک مومن کا دل کبھی ان فانی عظمتوں سے مرعوب نہیں ہوسکتا۔

شیخ نے اچانک خدام سے دریافت فرمایا کیا یہاں خانقاہ میں پانی کا مٹکا نہیں ۔؟ جواب ملا کہ ہاں موجود ہے۔ تو فرمایا کہ اسے میرے نزدیک اُلٹا رکھ دیجئے تاکہ گورنر آکر اس پر بیٹھ سکے۔ خدام حیرت سے خاموش رہے۔ جب گورنر آئے تو محبوب حقیقی کی عظمتوں میں مستغرق شیخ نے پوری بے نیازی سے گورنر کو مٹکے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ مگر گورنر آخر تک کھڑے رہے۔ شیخ نے عام لوگوں کی طرح دیر تک اس سے باتیں کیں۔ کسی بات سے بھی یہ ظاہر نہ ہوسکا۔ کہ وہ کسی ذی جاہ اور صاحبِ اقتدار حاکم سے باتیں کر رہے ہیں۔ بلکہ حضرت شیخ نے گورنر کی حکومت پر تنقید کی اور کہا کہ رشوت ستانی اور ظلم تمہاری حکومت میں عام ہوگیا ہے۔ گورنر کے ساتھ اسکی بیوی بھی آئی تھی جو قریب بیٹھی تھی۔ حضرت شیخ نے اُس طرف اشارہ کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا کہ تم لوگوں میں شرم اور حیا کی کمی ہے۔ گورنر آخر تک سر جھکائے خاموش کھڑے رہے۔ ●